ادار یہ:

عہد حاضر اور ہم

کہاں سے لاؤں زباں یارب کیسے تری ثناء کروں
کہاں سے ابتداء کروں کہاں پہ انتہا کروں
میری سوچ محدود سی میرے قلم میں اتنی سکت نہیں
کہ تیری بڑائی بیاں کروں اوراس بیاں سے وفاء کروں

الحمدللہ مجلّہ علوم اسلامیہ کے پانچ سال مکمل ہوگئے، دسواں شمارہ آپ کے ہاتھوں میں ہے، علمی و مذہبی مجلّات کی کمرشل نقطہ نسر سے کوئی مارکیٹ نہیں ہے، پابندی سے جن مجلّات کا اجراء ہورہاہے، ان کی پشت پر یاتو کوئی جماعت ہے یاادارہ ہے، ہماری پشت پر نہ کوئی مذہبی جماعت ہے۔ نہ سیاسی و مذہبی ادارہ ہے، نہ سیاسی وسرکاری سپورٹ، حتیٰ کہ بعض اشتہارات دینے والے ایک صاحب نے ۲۰۰۶ء سے مسلسل مطالبہ کے باوجود کسی بھی اشتہار کی رقم ادا نہیں کی ہے۔ ہمارے پاس نہ مریدین کا کوئی لشکر ہے نہ معتقدین کا جم گھٹا۔

ان تمام تر کمزوریوں کے باوجود ایک طاقت ور ''رب العالمین'' کی ذات ہمارے ساتھ ہے، جس نے ہمیں اس علمی خدمت کے لئے منتخب کیا اور ہم نے ذاتی تنخواہوں اور بعض احباب کی وقتاً فوقتاً کی گئی عنایتوں کے طفیل یہ پانچ سال مکمل کئے اور علوم اسلامیہ کے چار سوتا ساڑھے آٹھ سو صفحات پر مشتمل دس شمارے جاری کئے، اس موقع پر قلمی معاونت کرنے والے دوست بھی شکریہ کے مستحق ہیں اور اشتہارات عنایت کرنے والے بھی۔

ہماری کوشش کے متعدد مقاصد تھے، ایک طرف انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی سندھ کے ممبران کے اعتماد پر اترنا جنہوں نے ۲۰۰۵ء میں مجھے اور میرے ساتھیوں کو پہلے دوتہائی اکثریت سے صدر منتخب کیا، اب بلا مقابلہ ہمارے پینل کو کامیاب کیا اس پر میں کراچی کے ۲۵۰ سے زائد گورنمنٹ و پرائیویٹ کالجز کے اسلامیات کے پروفیسرز کا تہہ دل سے ممنون ہوں۔

دوسرا مقصد اساتذہ کو ان کے اصل فریضہ کی جانب متوجہ کرنا تھا، یعنی تصنیف و تالیف کی طرف الحمدللہ ہمارے مجلّہ کو یہ اعزاز حاصل ہے بہت سے وہ اساتذۃ جنہوں نے اس سے قبل کبھی نہیں لکھا تھا پابندی سے مقالات لکھ رہے ہیں۔ (HEC کی شرائط کی مجبوری کے تحت بعض اساتذہ کے نام مجلّہ کی ادارت سے نکالے گئے ہیں، لہٰذا پیشگی معذرت خواہ ہیں)

قومی سیرت کانفرنس اسلام آباد مقابلہ سیرت کے لئے پچھلے پانچ سالوں سے ہمارے ساتھی مقالات لکھ رہے ہیں اور مسلسل اعزازات حاصل کررہے ہیں۔ ہماری مساعی کے نتیجہ میں الحمدللہ ۱۵ سے زائد اساتذہ ایم فل/ پی ایچ ڈی کے لئے تیار ہوئے، بعض کو ڈگریاں ایوارڈ ہو چکی ہیں، بعض منتظر ہیں۔

اساتذہ کے لئے ہم نے اسٹیج بھی فراہم کیا، پانچ سالوں میں تین صوبائی سطح کی سیرت کانفرنسیں منعقد کیں، چوتھی انشاء اللہ جنوری ۲۰۱۰ء میں منعقد ہو رہی ہے، اور آٹھ سیمینارز، ورکشاپ، اور تربیتی نشستیں منعقد کیں، جن میں اساتذہ کی بڑی تعداد نے شرکت کی اور مختلف شعبہائے حیات کے نمائندوں کو کئی سو ایوارڈز (سیرت النبی ﷺ ایوارڈ، حسن کارکردگی ایوارڈ، یادگاری ایوارڈ، بچوں کے لئے ایوارڈز) دیئے گئے۔ ۱۰۔۲۰۰۹ء کے منشور میں ہم نے اور ہمارے ساتھیوں نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ انشاء اللہ آئندہ بھی یہ تمام ہمہ جہت پروگرام حتیٰ الوسع زیادہ سے زیادہ اور بہتر سے بہتر انداز میں جاری وساری رہیں گے۔ بقول شاعر:

مصائب میں الجھ کر مسکرانا میری فطرت ہے مجھے ناکامیوں پر اشک برسانا نہیں آتا
وہ جن کی نظریں جم جاتی ہیں مستقبل کے چہرے پر انہیں ماضی کی بے رخی کو دھرانا نہیں آتا

ان ہی مقاصد کے پیش نظر ۲۰ دسمبر ۲۰۰۸ء کو اسلامیہ سائنس کالج میں "علامہ سید سلیمان ندویؒ حیات و خدمات" پر ان کی وفات کی مناسبت سے ایک سیمینار منعقد کیا (جس کی تفصیل اسی مجلہ کے "گوشہ انجمن" میں صفحہ ۳۹۵ پر موجود ہے)

جس میں علامہ کے صاحبزادہ ڈاکٹر سید سلمان ندوی جو کہ ساؤتھ افریقہ سے تشریف لائے تھے ہمارے مہمان خصوصی تھے اور ڈاکٹر شبیر احمد جو آسٹریلیا سے تشریف لائے تھے مہمان اعزازی تھے اور ٹاؤن ناظم صدر جلسہ تھے، پروفیسر مبین اختر پرنسپل اسلامیہ کالج اور پروفیسر مفتی محمد عمار کی کوششوں سے منعقدہ سیمینار میں علامہؒ کی شخصیت پر جو مقالات اردو، عربی، انگریزی، سندھی میں پیش کئے گئے یا تحریر کئے گئے وہ اس خصوصی شمارہ کی زینت ہیں۔

دوسرا سیمینار 13 جنوری ۲۰۰۹ء کو "مولانا محمد علی جوہر حیات و خدمات" کے عنوان سے ان کی تاریخ وفات کی مناسبت سے منعقد کیا گیا (جس کی تفصیل اسی مجلّہ کے گوشہ انجمن میں صفحہ ۳۹۸ پر موجود ہے) مہمان خصوصی صوبائی وزیر جناب رؤف صدیقی صاحب صدر جلسہ

پرووائس چانسلر جناب اخلاق صاحب جامعہ کراچی مہمان اعزازی بریگیڈیئر ڈاکٹر قاری فیوض الرحمٰن صاحب اور ڈاکٹر ناصر الدین ڈائریکٹر ایگزمینیشن جامعہ کراچی وغیرہ تھے، انتظامی امور کی ذمہ داری پروفیسر ڈاکٹر ثمر سلطانہ صاحبہ نے انجام دی۔

مولانا محمد علی جوہرؒ بڑے قابل، بڑے مخلص اور بڑے دردمند مسلمان تھے، ایک جملہ میں ان کی شخصیت کو بیان کرنا ہو تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ ایک تڑپتا ہوا پارۂ سیماب ایک برق تپاں اور آتش ہمہ سوز تھے، وہ اردو کے ادیب و شاعر تھے، اور انگریزی زبان میں ان کا قلم بقول ایچ جی ویلز، مکالے کا قلم اور ان کی زبان برک (ایڈمنڈ برک انگریزی زبان کا سب سے بڑا مقرر) کی زبان تھی۔ سیاست کے علاوہ وہ میدان صحافت کے بھی نامی گرامی شہسوار تھے اور ان کا انگریزی اخبار ''کامریڈ'' انگریزی صحافت کا ایک مؤقر نام تھا، جس کی دھاک انگریزوں پر بھی بیٹھی ہوئی تھی، ٹائم (لندن) کے اداریہ ''چوائس آف دی ٹرکس'' کے جواب میں ان کا مدلل مگر آتشیں اداریہ ان کے قلم کی بہترین پرواز کا نمونہ تھا۔ ان کے ہیجان خیز اداریئے نے برطانوی استعمار کے کنگرے ہلا دیئے تھے، مولانا کی قابلیت، ان کا خلوص اور ملکی دردمندی شک وشبہہ سے بالاتر تھی، یہ ان کا ہی دم تھا کہ خلافت کی تحریک طوفان برق و باراں بن کر اٹھی اور چھا گئی، برصغیر کی آزادی دیگر محسنین کے ساتھ ان کی بھی مرہون منت ہے۔ اس قومی ہیرو کی شخصیت کو اجاگر کرنے کے لئے سیمینار کا انعقاد کیا گیا یاد رہے اس سے قبل علامہ شبیر احمد عثمانیؒ پر بھی سیمینار کا انعقاد کر کے مقالات شائع کر چکے ہیں۔

انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ اور شعبہ سیاسیات جامعہ کراچی کے زیر اہتمام ۳۱ر جنوری ۲۰۰۹ء کو سیمینار کا پہلا سیشن طلباء کے درمیان مولانا محمد علی جوہر کوئز پر مشتمل تھا، جس میں اوّل، دوم، سوم طلباء کو خصوصی انعام دیا گیا۔ دوسرا سیشن معروف ڈاکٹرز پروفیسر اور اسکالرز کے تحقیقی مقالات پر مشتمل تھا، اس کے علاوہ پروفیسر ذریعہ قاضی صاحب (نواسی مولانا جوہرؒ) کے فراہم کردہ مواد سے پروفیسر سیال صاحب کی تیار کردہ مولاناؒ پر ایک ڈاکومینٹری دکھائی گئی۔ سیمینار کے اختتام پر مہمانوں کی تواضع کا انتظام کیا گیا۔

معزز قارئین: آج ملک بری طرح استعماری قوتوں کے ہاتھوں یرغمال بن چکا ہے کسی کی ہماری جغرافیہ تبدیل کرنے پر توجہ ہے، کوئی ہماری ایٹمی ٹیکنالوجی پر نظر رکھے ہوئے ہے، کوئی

ہماری مذہبی شناخت کو ختم کرنے کے درپہ ہے، کوئی انٹرنیشنل دہشت گردی کا مرتکب ہے، تو کوئی ملکی و علاقائی دہشت گردی کو فروغ دے رہا ہے، ظاہر ہے اس صورت حال میں بحیثیت پاکستانی کوئی بھی نہ مطمئن ہے نہ محفوظ ہے، کون کس کا آلہء کار ہے حتمی طور سے کوئی فیصلہ سنا دینا ناممکن ہے، ان حالات میں ملک کی نظریاتی حفاظت ہماری بنیادی ذمہ داری ہے۔ بقول شاعر:

اسلام کی بنیاد پہ یہ ملک بنا ہے   اسلام ہی اس ملک کا سامان بقاء ہے
بنیاد پہ قائم نہ رہے گا تو فنا ہے   دنیا کی نگاہوں سے نہیں یہ بات مستور

اسی جذبہ کے تحت تیسری صوبائی سیرت کانفرنس ۲۰۰۸ء کا عنوان "استحکام پاکستان کی بنیادیں سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں" رکھا گیا اور کانفرنس میں پیش کردہ مقالات جنوری ۲۰۰۹ء میں مجلہ علوم اسلامیہ کے سیرت نمبر کی شکل میں شائع کیے گئے۔

اب جنوری ۲۰۱۰ء میں اسی حوالہ سے چوتھی سالانہ صوبائی سیرت النبی ﷺ کانفرنس منعقد کی جارہی ہے جس کا عنوان ہے:

"اعتدال پسندی اور تبلیغ سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں"

کانفرنس میں پیش کردہ مقالات انشاء اللہ مجلہ علوم اسلامیہ کے سیرت نمبر کی صورت میں فروری ۲۰۱۰ء میں شائع ہوں گے۔ آج ملک جن حالات اور فتنوں سے گزر رہا ہے اس میں کوئی رول ادا کرنا مشکل سے مشکل تر ہوتا جارہا ہے، ہر طرف آگ، دھواں، دھماکے اور تباہی کے مناظر ہیں۔

لایُکَلِّفُ اللّٰہ نفساً اِلَّا وُسعَھَا (۱)

کے قرآنی ارشاد کے مطابق ان فتنوں سے محفوظ رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے عافیت کا طالب ہونا چاہئے، اور اسی جذبہ کے ساتھ آگے بڑھنے کی کوششوں کو جاری و ساری رکھنا چاہئے،

میرے محبوب وطن تجھ پہ اگر جاں ہو نثار   میں یہ سمجھوں گا ٹھکانے لگا سرمایہ تن
تجھ سے ہے میری تمناؤں کی دنیا پر نور   عزم میرا کبھی میرے ارادے ہیں غیور
میری ہستی میں انا ہے میری پستی میں شعور   اے وطن پاک وطن اے مرے پیارے وطن

اور مولانا محمد علی جوہرؒ کے الفاظ میں (معمولی سی تبدیلی کے ساتھ) یوں دعاء گو رہنا چاہئے:

ے خاصہ خاصانِ رسل وقت دعاء ہے   امت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے

وہ دیں جو بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے　　پردیس میں وہ آج غریب الغرباء ہے(۲)

اے آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے تو ہی ہمارا دنیا وآخرت میں سرپرست ہے، ہمیں مسلمان کی موت عطا فرما اور نیک لوگوں میں شامل فرما﴿آمین﴾

فاطر السمٰوات والارض انت ولیی فی الدنیا والا خرہ توفنی مسلما و الحقنی بالصالحین .(۳)

مولانا جوہرؒ لکھتے ہیں اسی دعا کا نتیجہ تھا کہ میرا دل ساڑھے چھ سال کی نظر بندی اور قید کے زمانے میں ایک لمحے کے لئے بھی مایوس نہ ہوا۔ مجھے تیری ذات پر پورا بھروسہ تھا اور اس بات کا یقین کہ مجھے دنیا کی کوئی طاقت نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ حضرت یوسفؑ جن کو مجھ سے زیادہ قید کی سختیاں جھیلنی پڑی تھیں، بالآخر وہی ایک دن اس ملک کے فرماں رواں ہوئے:

وکذلک مکّنا لیوسف فی الارض یتبوّ اُمنھا حیث یشاء نصیب برحمتنا من نشاء ولانضیع اجر المحسنین(۴)

میرے سامنے کنعان کے مقدس ومحترم قیدی کی پوری تاریخ تھی اور جانتا تھا کہ تو قید و بند کی سختیوں کو بادشاہت کے جلال وجبروت سے بھی بدل سکتا ہے۔اسی لئے جب قید فرنگ پر قید تنہائی مستزاد کی گئی تو میں نے پورے غرور اور گھمنڈ کے ساتھ عرض کیا تھا:

ارض و سما نہ دشت و جبل تاب لاسکے　　وہ تھے ہمیں کہ بار امانت اٹھا سکے
ہو مستزادِ قید پہ تنہائی بھی تو کیا　　ہے بات جب کہ یاد خدا بھی نہ آسکے
اگلا ساز و شور جنوں میں نہ ہو مگر　　اتنا تو ہے کہ عرش کو اب بھی ہلا سکے

کیونکہ اس تاریک کوٹھری میں بھی تو ساتھ تھا اور وہ تیرا ہی خیال تھا جس کے متعلق لکھا تھا:

تسکیں وہ اسیر قفس تھا خیال گل　　دو چار دن میں آپ طبیعت ٹھہر گئی

اور وہ تیرے ہی عرش تک مرغ خیال کی بلند پروازی تھی جس نے صیاد کو طعنہ دیا تھا کہ:

صیاد کیا ہوئی وہ تری خوئے احتیاط　　مرغ خیال کے نہ مرے پر کتر گئی

اور وہ تیری ہی یاد تھی جس پر یوں اظہار تشکر کیا گیا تھا کہ:

اے یاد یار تیری رفاقت رہے گی یاد　　آئی تھی پاس بھی شب ہجراں مگر گئی

میں اپنی کھوٹی پونجی لے کر بازار جہاں میں نکلا ہوں جو چند ارادوں اور چند افکار سے زیادہ نہیں ہے۔اس کے سوا میرے ہاتھ خالی ہیں، نہ تو میری جیب میں دولت ہے، جس کا مجھے

غرور ہو، نہ میرے پاس طاقت ہے جس کا مجھے گھمنڈ ہو، نہ اعوان وانصار کی کوئی فوج ہے جس پر مجھ کو بھروسہ ہو ایک تیری ذات ہے جس پر تکیہ اور سہارا ہے اور یہ اتنا بڑا بھروسہ اور اتنا بڑا سہارا ہے کہ اگر دنیا کی ہر ایک چیز مجھ سے چھین لی جائے، میرا تمام ساز وسامان بے سروسامانیوں سے بدل جائے اور دنیا مجھ سے الگ کر دی جائے تب بھی جب تک تجھ پر بھروسہ کرنے کی توفیق شامل ہے میں اپنے آپ کو بہت بڑا خوش نصیب سمجھتا ہوں۔ البتہ مشکلات سفر کو بڑھانے کے لئے ایک نفس امارہ بارگردن ہے جس سے نجات کی تجھ ہی سے التجا کرتا ہوں،

وما ابرئ نفسی ان النفس لا مارۃ بالسوٓء الا مارحم ربی ان ربی لغفور رحیم(۵)

پیچھا چھڑالیں جو اس نفس سے تو پھر فارغ ہوں خوب بے سروسامانیوں میں ہم اے رب قدیر اور خدائے بصیر وخبیر، تو دلوں کے پوشیدہ بھیدوں اور نیتوں کے اندرونی حسن وقبح سے واقف ہے، تو جانتا ہے کہ میرا ارادہ تیرے دین اقدس کی حفاظت، تیرے رسول ﷺ کی امت کی حمایت اور ہندوستان کی محکوم ومظلوم مخلوق کی خدمت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ میرا جی چاہتا ہے کہ تمام دنیائے اسلام اغیار کی محکومی سے آزاد ہو کر صرف تیری غلام بن جائے اور تیرے سوا اس کی گردن کسی دوسرے کے آگے نہ جھکے اور سرزمین (پاکستان) کی بسنے والی مخلوق بھی اپنی قسمت کی آپ مالک بن جائے اور یہ جو جانوروں کی مانند اجنبیوں کی غلامی کا جوا اپنی گردنوں پر ہم نے رکھ چھوڑا ہے اس کو سب متفق ومتحد ہو کر اتار پھینکیں اور نہ صرف (پاکستان) بلکہ عالم اسلام وعالم انسانیت کے تمام افراد کو جبر واکراہ سے نجات ملے اور وہی فطرت جس کے متعلق تو نے ارشاد فرمایا ہے:

فطرۃ اللّٰہ التی فطرۃ الناس علیھا(٦)

سب کو اسی دربار تک پہنچادے جہاں سے آدم کو

انی جاعل فی الارض خلیفۃ(۷)

کا خلعت فاخرہ عطا ہوا تھا اور انسان اپنی اصلی حالت پر آجائے جس کی نسبت تو نے رمایاہے کہ

کان الناس امۃ واحدہ(۸)

لیکن یہ صرف خواہشیں اور آرزوئیں ہیں اور آرزوؤں سے کب پھرا کرتی ہیں تقدیریں کہیں ہمارا ساتھ دے اور تیرا لطف وکرم شامل حال ہو جائے تو بیشک ہمارا

تاریک راتیں صبح نور سے بدل سکتی ہیں اور غلامی کی شب ظلمت کافور ہو سکتی ہے۔ رب الارباب تو مجیب الدعوات ہے اور تیرا ارشاد ہے کہ:

امن یجیب المضطر اذادعاہ ویکشف السوء (۹)

جو تجھے دل کی تڑپ اور بے قراری کے ساتھ پکارتا ہے تو اس کی سنتا ہے اور اور اس کے درد دل پر مرہم رکھتا ہے۔ تیرے محبوب فداہ ابی وامی نے ہم کو بتلایا ہے کہ جو تیرے حضور میں حاضر ہونے کے لئے آگے بڑھتا ہے تو اس سے زیادہ اس کی جانب بڑھتا ہے:

من تقرب الی شبر تقربت الیه ذرا عاً(۹)

اگر کوئی ایک بالشت مجھ سے قریب ہوتا ہے تو میں ایک گز اس سے قریب ہو جاتا ہوں۔

کیا نہ ہو گی میری حاجت روا ☆ جس کا مولیٰ قاضی الحاجات ہے

میری مدد فرما کہ میں اس کی تکمیل کر سکوں جو ارادے اور خواہشیں میرے دل میں مدت سے پرورش پا رہے ہیں ان کی تکمیل کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہے وہ عطا فرما کر میرے دل اور دماغ کو نورِ ہدایت سے منور کر دے کہ جس راستے پر میں گامزن ہوا ہوں اس کے نشیب و فراز کو دور ہی سے دیکھ لوں۔ خداوندا میں چاہتا ہوں کہ دنیا میں کی بسنے والی تیری مخلوق آپس میں متحد و متفق ہو جائے اور چاہتا ہوں تیرے بندے آپس میں بھائیوں کی طرح رہنے لگیں، ایک دوسرے کا گلا کاٹنا چھوڑ دیں، مگر تیرے بندوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اس کے مخالف ہیں۔

تو جانتا ہے کہ میری نیت میں کوئی کھوٹ نہیں ہے، میری بصیرت نے میری رہنمائی اسی طرف کی ہے کہ میرے وطن کی مظلومیت اور محکومیت کے خاتمہ کا صرف یہی ایک راستہ ہے۔ اگر میں غلطی میں مبتلا ہوں تو مجھ کو سیدھا راستہ دکھلا اور اگر میں نے صراط مستقیم اختیار کی ہے تو میرے قلم اور میری زبان میں اتنی قوت اور طاقت عطا فرما کہ اپنے گم کردہ راہ بھائیوں کو صحیح اور سیدھے راستے کی طرف لا سکوں۔

خداوندا میرے دل کو خوف ماسوا اللہ سے پاک کر دے اور صرف اپنے خوف و خشیت کے لئے اس کو چن لے تاکہ دنیا کی کوئی طاقت اور شاہانہ غرور و تمکنت کی خوفناک نمائش بھی میرے کمزور قدموں کو جادۂ صداقت سے ڈگمگا نہ سکے۔ اے میرے بے نیاز مالک اور کمزوروں کو طاقت

اور ناتوانوں کو توانائی بخشنے والے یا حی یا قیوم میرے دل کو قوت صبر و برداشت سے بھر دے اگر ابتلاء و آزمائش کی نمرودی آگ کے شعلوں میں ہزار دفعہ بھی ڈالا جاؤں تو زباں سے:

ولنصبرن علی ما اذیتمونا وعلی اللّٰہ فلیتوکل المتوکلون(۱۰)

کے سوا کچھ بھی نہ نکلے یعنی جتنی بھی اذیتیں تم نے ہمیں دیں ہم ان پر صبر کرتے ہیں اور آئندہ بھی صبر کرتے رہیں گے، اور توکل کرنے والوں کو صرف اللہ ہی پر توکل اور بھروسہ کرنا چاہیۓ، میرے پروردگار مجھ کو اپنے نعم العبد اچھے بندے حضرت ایوب علیہ السلام کے راستے پر چلنے کی توفیق دے جن کے متعلق تو نے فرمایا ہے کہ:

انا وجدناہ صابرا نعم العبد(۱۱)

یعنی ہم نے ان کو بڑا ہی صابر پایا اور وہ کیا ہی اچھے بندے تھے۔

خداوندہ مجھ کو صبر و استقامت کا پہاڑ بنادے کہ اگر جرم حق پرستی میں ظلم اپنے علم کا نشانہ مجھ کو بنائے اور میری روح کو میرے جسم سے علیحدہ کرنا چاہیۓ تو مجھے حضرت آدمؑ کے دو بیٹوں میں سے فرزند صالح کی تقلید کی توفیق عطا فرما جس نے اپنے بھائی کے ارادہ قتل پر کہا تھا:

لئن بسطت الی یدک لتقتلنی ما انا بباسط یدی الیک
لا قتلک انی اخاف اللّٰہ رب العالمین(۱۲)

اگر میرے قتل کے لئے تو ہاتھ چلائے گا تب بھی میں تجھ کو قتل کرنے کے لئے ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا اس لئے کہ میں خدائے رب العلمین سے ڈرتا ہوں۔

خدایا راہ خداوندی میں ایثار و قربانی کرنے کی وہ ہمت و عزم اور صبر و استقامت عطا فرما جو ابراہیمؑ اور ان کے بیٹے اسمٰعیل کو تو نے عطا فرمائی تھی کہ جب حضرت ابراہیمؑ نے خدا کی راہ میں ان کی قربانی کا ارادہ ظاہر فرمایا تو مردانہ وار حضرت اسمٰعیل کہہ اٹھے تھے:

یا بت افعل ماتؤمر ستجدنی ان شآء اللّٰہ من الصّابرین(۱۳)

اور جو فدویت اور جاں فروشی کی روح امام مظلوم حضرت عثمان غنیؓ شہید اور حسینؓ ابن علیؓ کو اپنے اجداد ابراہیمؑ و اسمٰعیل، محمد صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین سے ملی تھی اور کرب و بلا کے ریگزار میں جس کے ظہور کی تو نے ان کو توفیق دی تھی اسی عزم و استقلال اور اسی صبر و استقامت کی عاجزانہ درخواست میں بھی کرتا ہوں گو میں جانتا ہوں کہ بہت ممکن ہے کہ جن کی طرف میں دوستی کا ہاتھ بڑھاؤں وہ دشمنی کا وار کریں، میں جن سے ملوں وہ مجھ سے بھاگیں، میں جن سے شیریں کلامی سے